سلسلۂ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

سال (۲) ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ نمبر (۱)

قرآنی علوم

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

ماہانہ دو، تین روپیہ پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ

مطبعہ [illegible] حیدرآباد

ایک علم ہے اور چونکہ ہر ایک کیلئے ظاہر و باطن اور حد و مطلع ہے تو چوگنے ہوگئے یعنی اس حساب سے دو لاکھ
اسی ہزار علوم کا قرآن حکیم حامل ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات میں تمام علوم
داخل ہیں اور قرآن مجید میں اسکی ذات اور افعال و صفات کا ہی بیان ہے۔ پھر قرآنی علوم کی انتہا کا
یہ بھی وہی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ان سب علوم کی طرف مجملاً اشارہ کردیا گیا ہے اب انکی
تفسیر میں غور کرنا قرآن مجید کی سمجھنے پر موقوف ہے۔ صرف تفسیر ظاہری سے تفصیلاً کا اشارہ ہرگز نہیں معلوم
ہوسکتا بلکہ وہ باتیں جو ناظرین پر مشکل ہوجاتی ہیں یا جن نظریات معقولات میں لوگوں کا اختلاف ہے
قرآن مجید میں ان سب کی طرف رموز و اشارات ہیں جنکو بجز اہل فہم کے دوسرا معلوم نہیں کرسکتا۔
یہی سبب تو ہے کہ صاحب قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اقرأ القرآن
والتمسوا غرائبہ۔ قرآن کو پڑھو اور اس کے غرائب کو ڈھونڈھو۔

اور یہی سبب تو ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حدیث روایت فرمائی کہ آنحضرت صلعم نے
ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسنے مجھ کو نبی برحق کرکے بھیجا ہے کہ میری امت اپنے اصل دین و جماعت
کو چھوڑ کر بہتر فرقے ہوجائیگی یہ کل فرقے گمراہ اور بہکانے والے ہونگے اور دوزخ کی طرف بلائینگے۔
جب یہ صورت پیش ہو تو اپنے اوپر قرآن مجید کو لازم پکڑنا کیونکہ جو تم سے پہلے ہوگیا ہے اسکا حال بھی ہے۔
اور جو تم سے بعد ہوگا اسکا بھی۔ اور جو معاملات تم میں ہیں اسکا حکم بھی اسمیں ہے جابروں میں سے
جو شخص اس کے خلاف کریگا خدا تعالیٰ اسکو توڑ دیگا۔ اور جو شخص اسکے سوا دوسری چیز میں علم کا
طالب ہوگا اسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیگا وہ اللہ تعالیٰ کی حبل متین ہے اسکا نور مبین اور شفائے
مفید ہے جسنے اسکو پکڑا وہ محفوظ رہا۔ جو اسکا تابع ہوا اسکو نجات ملی۔ نہ وہ ٹیڑھا ہوا کہ درستگی
کی ضرورت ہو اور نہ مائل ہو کہ راستے کی حاجت پڑے۔ اسکے عجائب کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ زیادہ پڑھنے سے پرانا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک قول سے ثابت ہے کہ قرآن مجید تمام علوم کلی کی طرف اشارہ کرتا ہے
آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کو سمجھ جاتا ہے وہ جملہ علوم کو بیان کر دیتا ہے۔

جمیع الشئ فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

(دین مکمل)

الیوم اکملت لکم دینکم

آیت بالا اس مذہب کی شان میں ہے اور جس کتاب مقدس نے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ۔ کی دعا تعلیم فرمائی ہو اور جس دین میں الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کا عقیدہ داخل ہو اس کی ماننے والی قوم کی ترقی میں کونسی چیز رکاوٹ ڈالنے والی ہو سکتی ہے ایجاد و اختراع مختلف علوم و فنون کا حصول اور حکمت و سائنس سے متمتع ہونا ایسی چیزیں ہیں جو انسان کی مادی زندگی سے تعلق رکھنے والی ہیں جو جزو لاینفک کا حکم رکھتی ہیں اور غور سے دیکھا جائے تو کئی قسم کی عبادت مثلاً جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے سامان زکوٰۃ و خیرات اشاعت دین یتیموں و محتاجوں کی امداد بال بچوں کی پرورش وغیرہ ہزاروں قسم کی نیکیاں ہیں جو بغیر مادی چیزوں کے حصول کے ممکن نہیں۔ پھر ہر چیز کو مردار دنیا کہہ دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے بلکہ ایسی دنیا تو عین دین ہے اور اسکا نہ حاصل کرنا خدا کی نافرمانی زمین پر رہ کر زمین کی چیزوں سے جائز طور پر فائدہ نہ اٹھانا نادانی ہے اور کفران نعمت۔ اسطرح کا دعویٰ کرنیوالے بھول جاتے ہیں کہ وہ خود بھی ایسا نہیں کر سکتے جسطرح مچھلی کو پانی سے الگ کر کے زندہ نہیں رکھا جا سکتا ٹھیک اسیطرح کوئی انسان دنیا سے جدا ہو کر دین کا مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

دین کیا ہے اور دنیا کسکو کہتے ہیں؟

ہر وہ چیز جسکو قرآن مقدس نے جائز قرار دیا ہے دین ہے اور جس سے روکا ہے اسکو دنیا سمجھنا چاہئے۔ اور پھر جس حد تک جس سے متعلق کیا ہے اس سے تجاوز بھی خطرناک ہے۔ بیشمار چیزیں ایسی ملینگی جنکے

فائدے اور نقصان ہیں انسان کو ابتک اطلاع نہیں لیکن انکی بھی کوئی غرض ہے کہ جسکو انکا پیدا کرنیوالا اچھی طرح جانتا ہے محرمات شرعیہ میں بھی ہزاروں امر ایسے ہیں جنکی حرمت کے اسباب سے، چاہیے ہم واقف ہوں یا نہ ہوں مگر انکے نقصانات یقینی ہیں اسلئے انسے احتراز ہی بہتر ہے عقل و تمیز کا معیار محدود ہے اور یکساں بھی نہیں ہے نیز ہر چیز تجربے کے بعد ہی قبول نہیں کیجاتی تو بہتری اسی میں ہے کہ اُس چیز کا پیدا کرنیوالا اسکے جو کچھ فرمائے وہی صحیح اور اُسے بے چوں وچرا مان لینا چاہئے اسی مان لینے اور اس پر عمل کرنیکا نام دین ہے اور اس کی خلاف ورزی دنیا۔

عقل صحیح اور فطرت سلیم کے سامنے تو اوپر جو کچھ کہا گیا اصول موضوعہ کیطرح ٹھیک اور درست ہے لیکن جن کو کہ شان عبدیت سے کوئی حصہ ملا ہو ان کیلئے تو اسکی بھی ضرورت نہیں وہ تو ہر امر کو اپنے آقا کا فرمان سمجھکر سنتے یقین کرتے اور بجا لاتے ہیں۔

دُنیا دین کیلئے ہے

ایک مسلمان جو کچھ کرتا ہے وہ خدا کا بندہ بنکر کرتا ہے وہ دنیا کی زندگی اس لئے اختیار کرتا ہے کہ دین حاصل ہو لہذا اسکی دنیا بھی دین کیلئے ہوتی ہے۔ جمیع علوم و فنون کا حصول۔ جمیع ترقی و کامرانی سے ہمکنار ہونا جمیع ایجادات و اختراعات اور جمیع صنعت و حرفت وغیرہ سے مالا مال ہونا ہے اسلئے ضروری ہوتا ہے کہ اُسکو دنیا میں سوار بنکر رہنا ہے۔ یہ اسلئے بھی کہ یہی اس کے آقا کی مرضی ہے اور یہی اس کے مالک کا حکم ہے

دین کا غالب پہلو

میں نے کہا تھا کہ مادیات کی ضرور روحانیات میں ممد ہونیکے لئے ہے۔ فی نفسہ مادیت مقصود اصلی نہیں ہے اسی طرح تمدنی زندگی میں دین کا پہلو ہمیشہ غالب رہیگا۔ بلکہ ایک حیثیت سے تو دنیا تمحض بھی باقی نہ رہیگی یہی سبب ہے کہ قرآن مجید میں عبادات کا ذکر زیادہ آتا ہے اور اسی پر زور دیا گیا ہے کیونکہ مقصود اصلی یہی ہے۔

دنیا کی برائی

دنیا اور دنیا والوں کی برائی اسلئے ہے کہ جو چیز ذریعہ تھی وہ اصل بن گئی۔ راہرو راستے ہی کو منزل اور مقصد سمجھ بیٹھا۔ ساری عمر ایک شخص نے دنیا کمانے میں صرف کردی حالانکہ کمانے کی چیز دین تھا۔ اگر معاملہ یہ ہو جائے تو یقیناً دنیا سے بدتر کوئی چیز نہیں اور دنیادار سے بدبخت کوئی شئے نہیں۔

معرفت اور شکر گزاری

دنیا اور دنیا کی چیزوں کا صحیح مصرف لینے والے خدا کے شکر گزار بندے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ انکے دنیا میں آنے سے پہلے انکے آقا نے ان کیلئے انکی ضروریات کو مہیا کردیا ہے۔ اب یہ انکے لئے نہیں بلکہ انکی کھوٹی ہیں۔ وہ کائنات میں جسقدر غور کرتے اور آسمان اور زمین کی چیزوں سے جسقدر فائدہ اٹھاتے اور وہ جس شئے میں ہاتھ ڈالتے ہیں انکو قدرت کے خزانے نظر آتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ انکی عمریں ختم ہو جائیں لیکن ایک ذرّے۔ ایک قطرے اور ایک پتے کی ماہیت کی انتہا کو بھی نہیں پہنچ سکتی تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے خدا تو ... انکو ہر چیز میں خدا کی صنعت اور خدا کی قدرت نظر آتی ہے اور پھر یہ جدھر نگاہ اٹھاتے ہیں خدا ہی کا جلوہ نظر آتا ہے۔

قرآن مجید کو پڑھو کہ یہ پڑھنے کی چیز ہے

قرآن مجید کو پڑھو کہ یہ پڑھنے کی چیز ہے۔ یہ فلاسفر بنا دیگا۔ حکیم کر دیگا۔ جنرل بنا دیگا۔ بادشاہ وقت کر دیگا۔ ظاہر طور پر بھی غنی کر دیگا اور باطنی غنا بھی دیدیگا۔ یہ پستی سے اچھال کر بلندی پر پہنچا دیگا۔ یہ دنیا میں جینے کے قابل بنا دیگا۔ یہ دین کا مالک بنا دیگا۔ یہ انسان بنا دیگا۔ عبدیت کا جامہ پہنا دیگا اور محبت کی خلعت سے سرفراز کر دیگا۔ قرآن مجید کو پڑھو کہ یہ پڑھنے کی چیز ہے۔

قرآن مجید انسائیکلوپیڈیا نہیں

قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ احکم الحاکمین کا فرمان ہے۔ بادشاہ مطلق کا حکمنامہ ہے۔ اسلئے اسکے اندر جو کچھ بھی ہوگا شاہانہ انداز میں ہوگا۔ آسمانی طریقہ پر ہوگا۔ اس میں ہر علم و فن کی اصل ہے۔ یہ اصولی رنگ میں سائنس کی ہر ایجاد کی طرف اشارے کریگا۔ تجارت کے طریقے بتائیگا لیکن اگر تم تفصیلی

طور پر کوئی بیان چاہو گئے تو غلطی کروگے تاہم نمونہ کے طور پر ذیل کے بیانات کو دیکھو اور پھر یہ نہ کہو کہ قرآن مجید کا علم تم کو بے نیاز کر دینے والا علم نہیں۔

علم الانسان

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ

بیشک۔ تحقیق۔ پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ اچھی ترکیب کے۔ پھر پھیر دیا ہم نے اس کو نیچے سب نیچوں کے

علم الانسان سے یہ مطلب ہے کہ انسان کی قوتیں عادات خصائل وغیرہ معلوم کئے جائیں۔ آیت شریف سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کے پیدا کرنیوالے نے انسان کو اچھی ترکیب میں پیدا کیا ہے لیکن اسکے اندر ایک اور مادہ بھی ہے جسکو حرص ہوا وغیرہ سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اگر اخلاق رذیلہ کو غالب دیا گیا تو پھر بھی انسان آسمان سے گر کر زمین سے بھی نیچے درجہ میں آ جاتا ہے جسکو ثم رددناہ اسفل سافلین کے جملے میں ادا کیا گیا۔

انسان کے پیدا ہونے کی غرض

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

اور نہیں پیدا کیا ہمنے جن اور انسان کو لیکن اس لئے کہ وہ عبادت کریں

اگر علم النفس کے ماہر غور سے انسان کا مطالعہ کریں تو انکو ایک مادہ ہر فرد میں مشترک طور پر نظر آئیگا اور وہ ایسا مادہ ہوگا کہ دراصل وہی اس کے بننے بگڑنے اور جمیع اخلاق فاضلہ کے ابھارنے کا سبب نظر آئیگا قرآن مجید نے اسکے تحفظ پر کثرت کے ساتھ زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ فوز و کامرانی اسکے حصہ کی ہوگی جو اپنی فطرت صحیحہ کی موافقت میں جامہ انسانیت کو زیب تن کئے رہیگا یعنی عبدیت کے دائرے سے ایک قدم بھی

انسان اشرف المخلوقات ہے

کیونکہ اسکو قدرت نے جو عقل عطا فرما کر جمیع مخلوقات پر شرف بخشا ہے اسکے ساتھ مسئولیت لگی ہوئی ہے۔ ولتجزی کل نفس بما کسبت وھم لا یظلمون۔ یہ اپنے افعال کا جوابدہ ہے یہ اچھے برے فائدے اور نقصان کو سمجھتا ہے اور انمیں سے ایک کو رد اور ایک کو قبول کر سکتا ہے

سیلئے اسکے واسطے پیغمبر ان وقت بھیجے گئے اور آسمانی قوانین کا نزول ہوا تاکہ کل ضلالت اور گمرہی سے بچ جائے۔ اسکا ہر عضو اپنے اپنے کام کا جوابدہ ہوگا۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک عنه مسئولا ۰ یہ ہی نہیں تھا ہوگیا۔ پھر فنا ہو جائیگا اور پھر زندہ کیا جائیگا۔ هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا ۰ یہ مٹی سے ہوا مٹی میں جائیگا اور پھر مٹی سے نکالا جائیگا۔ منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری ۰

جسم و روح کا تعلق

اسکے جسم و روح کا تعلق بھی علم النفس کا ایک دلچسپ اور اہم مسئلہ ہے اسکی تحقیق کے متعلق قرآن مجید نے اسقدر مواد فراہم کئے ہیں اور اس پیرائے میں پیش کئے ہیں کہ بجائے خود وہ علم انسان کے متعلق ایک کتاب کی شکل اختیار کر سکتے ہیں جسم افعال کا ذریعہ ہے اور روح اس سے متاثر ہوتی ہے جسم سب کچھ ہے لیکن روح اس سے بھی زیادہ سب کچھ ہے روح جب جسم سے نکل جاتی ہے انسان بیکار ہو جاتا ہے اس زندگی سے اسکا ہر قسم کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو۔ بھائی بھائی کو اور دوست دوست کو مٹی کے نیچے ڈال کر چلا آتا ہے امیر غریب بادشاہ و گدا اور حاکم و محکوم سب کا

روح کا علم

روح کی ماہیت آجتک معلوم نہ ہوسکی اور نہ آئندہ کیلئے اسکی امید کرنی چاہئے جب بھی کوئی روح کے متعلق سوال کریگا تو اسکو اس سے زیادہ تشفی بخش جواب نہیں مل سکتا یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی۔ (اے رسول) لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے

قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روح باقی رکھی جائیگی اور انسان مرنے کے بعد یقیناً دوسری زندگی پائیگا اور پھر یہی روح ہوگی جو انسان کی اس دنیا کی زندگی کے ثمرات یا اثرات سے دوسری زندگی میں متاثر نظر آئیگی یعنی دائمی مسرت یا دائمی تکالیف میں مبتلا ہونا پڑیگا۔

یہیں سے مبدأ و معاد حشر و نشر۔ ایمان و یقین۔ اتقا و نیکی عمل صالح اور غیر صالح اور مذہب آسمانی دستور العمل کی ضرورت ارباب فہم و ذوق سلیم والوں کے سامنے مسلم ہے روح مجرد بھی ہوتی ہے

اور اس پر مردنی بھی چھا جاتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ روحانی امراض بھی بکثرت ہیں جنکا علاج جڑی بوٹی سے نہیں بلکہ توبہ و استغفار، عمل صالح اور اللہ کی یاد سے کیا جاتا ہے۔

جسم کا علم

علم الابدان روح کے علم کیطرح ایک خاص علم ہے۔ اعضا کی ساخت، تناسب، جوڑ، اور مختلف اعضا کے مختلف طور پر امتزاج اور انکے کاموں کی تعلیم علم الابدان یا فن تشریح سے متعلق ہیں۔ انسان قدرت کی ایک عجیب مشنری ہے جو دلچسپ بھی ہے اور حیرت انگیز بھی۔ یہ خدا کی قدرت کا کامل طور پر مظہر ہے۔ لہٰذا خداشناسی کا یہ خود ہی ایک آلہ ہے اسلیئے ہے و فی انفسکم افلا تبصرون۔ قرآن مجید فن تشریح کے متعلق جسقدر رہنمائی کرتا ہے اصولی طور پر اس سے زیادہ اور کوئی بیان نہیں کر سکتا ارشاد ہے۔

فانا خلقنٰکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ و غیر مخلقۃ لنبین لکم و نقر فی الارحام ما نشاء من اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم و منکم من یتوفی و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئاً۔

ہم نے تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر سڈول اور بے ڈول بوٹی سے پیدا کیا تاکہ تم پر اپنی قدرت ظاہر کریں۔ اور عورتوں کے پیٹ میں ہم جس نطفہ کو چاہتے ہیں ایک وقت مقرر تک ٹھیرائے رہتے ہیں۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ تاکہ تم بڑے ہوکر اپنی جوانی کو پہونچو۔ اور تم میں سے کوئی تو عمر طبعی سے پہلے مرجاتا ہے اور کوئی سب سے زیادہ عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور اخیر پر سب قوتوں کا تنزل

انہیں تشریحات سے علم تشریحات کی بنیاد پڑتی ہے۔ تندرستی اور بیماری کے سبب فن طب ایجاد ہوتا ہے۔ اور یہ سب ملکر انسان ایک محیر العقول منظرگاہ ہے جس سے خدا اور خدا کی حکمت یاد آتی ہے اور زبان حال سے صدا بلند ہوتی ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

علم النفس

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ اس آیت شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ انسان ایک خاص فطرت کا حامل ہے۔ اسی کی دریافت اور اصول و قواعد کے جاننے کا نام نفسیات کا علم ہے۔ انسانی علم النفس کے متعلق قرآن مجید لطیف اشارات اور تشریحات فرماتا ہے اور کثرت کیساتھ اس طرف توجہ کرنے کو کہتا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ تم اپنے نفس پر غور کیوں نہیں کرتے پر زور دیتا ہے۔ بات یہ ہے کہ واقعی انسانی عجائب و غرائب جو انسان سے سب سے زیادہ قریب اور قطعی ہیں وہ اس کے پیدا کرنیوالے کے دیکھنے کی بڑی نفیس عینک ہیں اسی لئے ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

علم الاخلاق

اخلاق کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن سب کا مفہوم یہی ہے کہ انسان انسان بنے اور اس سے انسانیت کا صدور ہو۔ موقع اور محل کے اعتبار سے اس کے اقوال و افعال انسانیت پر مبنی ہوں۔ وہ اپنے اور اپنے ابنائے جنس کیلئے نیکیوں کے حصول کا سبب بنے۔

پیغمبران وقت بھی ہر ملک اور ہر زمانے میں اخلاق ہی کی تعلیم کیلئے تشریف فرما ہوئے اور اخیر میں مجموعہ اخلاق قرآن مجید کا نزول بھی اسی لئے ہوا۔ قرآن مجید میں ہے۔

والعصر ۔ ان الانسان لفی خسر ۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت ۔
وتواصوا بالحق ۔ وتواصوا بالصبر ۔

زمانے کی قسم بے شک سارے انسان نقصان میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے
اور ایک دوسرے کو دین حق کی ہدایت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی ہدایت کرتے رہے

عمل صالح ایسا جامع اور مانع لفظ ہے کہ اخلاق کے ہر جزو کو اپنے اندر سمیٹے ہوا ہے۔ یہ چونکہ انسان بننے کے لئے ایک بڑا جزو تھا اس لئے قرآن مجید نے صاف طور پر کہہ دیا کہ ایمان کے ساتھ اخلاق فاضلہ بھی ضروری ہیں۔ بغیر اس کے انسان انسان نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ بھی

صاف، وصریح الفاظ میں قرآن مجید اخلاق ہی کا معلم ہے۔ چونکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
قرآنی اخلاق سے سب سے زیادہ آراستہ تھے اس لئے آپ کی شان میں ارشاد ہوا۔ اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم
اور یہی سبب ہے کہ دنیا کے سامنے آپ کے اخلاق بطور نمونہ پیش کئے گئے اور کہا گیا۔ لقد کان لکم
فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔

انسان کیلئے سب کچھ ہے اور انسان صرف خدا کیلئے ہے قرآن مجید میں ہے خلق
لکم ما فی الارض جمیعا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اے انسان تیرے واسطے وہ سب
کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے چونکہ انسان کائنات کا مختصر اور عناصر مختلفہ کا مجموعہ ہے اسلئے قدرت نے
اسکو ان سب چیزوں سے مستفید ہونیکا مادہ ازل سے ہی تفویض فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ
کسی چیز پر تصرفانہ قبضہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ اُن کے متعلق کچھ معلومات پہلے سے ہوں یہی باتیں ہیں
جو ترقی کرکے علم کی حیثیت اختیار کرلیتی ہیں اور ایک مستقل فن ہوجاتی ہیں۔ اس زمین کے اوپر انسان
کے بعد حیوانات ہیں جنکو دوم نمبر پر شمار کیا جاتا ہے۔ انسان کیلئے یہ بھی مسخر ہیں اور فائدے کی چیز
اس لئے ان کے علم سے باخبر ہونا بھی انسان کے لئے ضروری ہے۔

عِلم الحیوانات

وما من دآبۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا
فی الکتاب من شیٔ ثم الیٰ ربھم یحشرون

اور جو حیوانات زمین پر چلتے (اور جو پرند) اپنے دو بازوں سے اڑتے پھرتے ہیں وہ بھی تمہاری طرح
قومیں ہیں ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا پھر اپنے رب کیطرف وہ سب جمع کئے جائیں گے۔

پھر کہا۔

اولم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السمآء ما یمسکھن الا اللہ فی ذالک لایات

لقوم یومنون ۰ واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا وجعل لکم من جلود الانعام بیوتا تستخفونها یوم ظعنکم ویوم اقامتکم ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین ۰

کیا لوگوں نے پرندوں پر نظر نہیں کی جو آسمان کے درمیان میں ٹھہرے ہوئے ہوں اور اس سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور ان کو اڑتے وقت خدا ہی سنبھالتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور اللہ ہی نے تمہارے لئے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چوپاؤں کی کھالوں سے تمہارے لئے خیمے وغیرہ بنائے کہ تم انہیں کوچ اور مقام کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو! وہ انکی اون اور انکی بالوں سے تمہارے واسطے بہت سامان اور کار آمد چیزیں بنائیں

قرآن مجید میں اس طرح کی آیات بکثرت ہیں جن سے حیوانات کا علم مدون کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنا چاہئے کہ انسان کے لئے حیوانات کی جستجو ضرورت ہی ظاہر ہے۔ صحرائی چرند و درند۔ پالتو چرند و درند خشکی اور تری کے رہنے والے۔ ہوا میں اڑنے والے اور زمین پر بسنے والے۔ رینگنے والے اور چلنے والے بیشمار حیوانات ہیں پھر ان میں بھی مختلف اقسام جنکے مصرف اور فائدے بھی جدا جدا۔ کوئی کاشتکاری کے کام آتے ہیں تو کوئی سواری کے۔ کوئی بوجھ ڈھوتے ہیں تو کوئی پیاری پیاری صورت والے اور بھانت بھانت بولیاں بولتے ہیں۔ کسی کے گوشت کام آتے ہیں تو کسی کی ہڈیاں کسی کے پر کام آتے ہیں تو کسی کے چمڑے اور اون وغیرہ۔ کوئی سانپ بچھو ہے تو کوئی ہاتھی اور شیر مگر خدا کی قدرت یہ کہ انسان سب پر حاوی اور انسان کے لئے سب مسخر۔ اس لئے خدا طلبی اور خدا اسی کے لئے اور خدا کا شکر گزار بندہ ہونے کیلئے علم الحیوانات بھی ایک مکمل علم ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ ان لکم فی الانعام لعبرۃ۔ بیشک تمہارے واسطے چارپاؤں میں نصیحت ہے۔

علم نباتات

وھو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات کل شیء فاخرجنا منه

خضراً نخرج منه حباً متراکباً ومن النخل من طلعها قنوان دانیة وجنات
من اعناب والزیتون والرمان مشتبها وغیر متشابه انظروا الی ثمرہ و
ینعه ان فی ذلک لآیات لقوم یؤمنون۔

ور اللہ وہ ہے جسنے آسمان سے مینہ برسایا اور اس سے ہر ایک قسم کی روئیدگی کے کوے نکالے۔ پھر کونپ
یں سے ہم ہی نے بڑی بڑی ٹہنیاں نکالیں کہ اُن سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے
یں سے گچھے جو مارے بوجھ کے جھکے پڑتے ہیں۔ اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار جو ظاہر میں ملتے جلتے
یں مگر مزے کے اعتبار سے مختلف ہیں جب پھل لگتے ہیں تو اور ہی غور سے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں
بے شک ان سب چیزوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں قدرت خدا کی بہترین نشانیاں ہیں۔

بناتات بھی ایک طرح کی جاندار مخلوق ہے۔ اس کو بھی ہوا، پانی اور غذا کی ضرورت ہے یہ بھی
ر و تازہ ہوتے اور خشک ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی اللہ کے نام کی تسبیح پڑھتے اور اپنے طریقے پر سربسجود ہوتے
یں اور جسطرح انسان اور حیوان مطلق پر رنج وغم اور خوشی کا اثر ہوتا ہے ان پر بھی ہوتا ہے۔ یہاں
ک کہ ان میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں اور اسطرح قرآن مجید کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں

انسان کیلئے جسطرح حیوانات کی ضرورت ہے اسیطرح بناتات کی بھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ
بناتات انسان اور حیوان سب کیلئے ضروری اور فائدہ کی چیز ہیں۔ زمین ماں ہے اور اس
کا دودھ نباتات ہی ہیں پھر ان سے انسان اور حیوان کی تخلیق اور پرورش ہے۔ بغیر غذا کے خون
پیدا نہیں ہوتا اور بغیر خون کے تولید منی ممکن نہیں اس لئے حقیقتاً نباتات ہی ہیں جو روئے
زمین کی رونق کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

بناتات کے اقسام کی بھی گنتی نہیں اور بناتات کے مختلف مصرف اور مختلف فوائد کا
بھی شمار نہیں۔ کچھ کھانے کے کام آتے ہیں۔ کچھ جلانے کے۔ کچھ گھر بنانے کے اور کچھ دوسری قسم سے

برتنے اور آرائش کے۔ کچھ غذا ہیں تو کچھ دوا ہیں۔ کچھ جسم کے اندر کیلئے ہیں تو کچھ جسم کے اوپر ستر پوشی کیلئے۔ کوئی دانے ہیں تو کوئی پھول اور پھل۔ الغرض نباتات ہزاروں طریقے پر انسان کی ضروریات کو پورا کرتے اور مناظر قدرت اور حکمت الٰہی کا اظہار کرتے ہیں اسلئے ان کا بھی ایک علم ہے اور اس علم کے ذریعے سے سارے فائدے اٹھائے جاتے ہیں اور آئندہ بھی اٹھائے جائینگے اس لئے قرآن مجید میں ان کا جا بجا ذکر ہے اور یہ اذکار اکٹھا کئے جائیں تو مستقل علم بنجاتے ہیں

جمادات

هو الذی مد الارض وجعل فیها رواسی وانهارا وفی الارض قطع متجورات

قدرت والی ہے وہ ذات جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں عظیم الشان پہاڑ اور دریا بھی پیدا کئے اور زمین کے پاس پاس کئی کئی قطعات ہوتے ہیں

پھر ہے۔

ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانها وغرابیب سود

اور پہاڑوں میں مختلف اللون طبقے ہیں، بعض سفید اور بعض سرخ اور بعض سیاہ

جمادات کے اندر معدنیات کی خاص قدر و قیمت ہے ہیرے لعل جواہر۔ زمرد اور یاقوت بھی جمادات ہی ہیں۔ ریڈیم۔ سونا۔ چاندی۔ پیتل۔ تانبا۔ اور لوہا وغیرہ بھی جمادات ہی ہیں تیل اور کوئلے وغیرہ بھی معدنیات ہی کے برکات ہیں۔ پہاڑ اور پہاڑ کے پتھر بھی جمادات ہی میں انکے بھی منفعت ہیں اور یہ بھی کارآمد ہیں۔ اور براہ راست یا بالواسطہ یہ سب کچھ انسان ہی کے لئے ہیں کیونکہ خلق لکم ما فی الارض جمیعًا سے باہر نہیں ہیں۔

کرۂ ارض پر جس طرح دریا موزونیت کے ساتھ جاری ہیں اُسیطرح پہاڑ بھی موقع کے مناسب قیام کی حالت میں آسمان بوس ہیں۔ پھر پہاڑوں کے بھی اقسام ہیں ان کے مناظر بھی جدا

ے تھیں اور پیداوار بھی رنگ الگ الگ ہیں۔ اسلئے ہے۔ اِلَی الجبال کیف نصبت و الّتی فی الارض
رواسیا ان تمید بکم اور ومن الجبال جدد بیض و حمر مختلف الوانھا و
رابیب سود۔ اور اسی طرح کی آیتیں ہیں جنکو انعامات خداوندی کی صورت میں بنایا گیا ہے۔
انسان کیلئے یہ بھی کچھ کم کارآمد نہیں ہیں۔ بڑی بڑی محل عالیشان قلعجات۔ آہنی سڑکیں
آہنی پل۔ ریل۔ جہاز۔ موٹریں۔ سائیکلیں اور ہزاروں کی قسم کے سامان اور اشرفیاں پھر سکے
اشرفی۔ روپے۔ پیسے۔ برتن اور زیورات کیا یہ کچھ ہیں جو جمادات سے نہیں ہیں اور پھر اس میں سے
ان میں جو انسان کیلئے نہیں اور انسان کی ضرورت کیلئے نہیں۔
علم جمادات بھی بڑا علم ہے۔ اور یہی ایک علم ایسا علم ہے کہ ہزاروں علم کو اپنے اندر چھپائے
ہوئے ہے۔ قرآن مجید نے اس علم کی بنا بھی قائم کر دی ہے اور وہ جو سب سے زیادہ بکارآمد
ہے اس کے فائدہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلا دی ہے۔
غور کرو اور دیکھو کہ ایک انسان کیلئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا چیزیں پیدا کر دی ہیں اور
کو کس کس طرح سے اسکے لئے کارآمد بنا دیا ہے۔ پھر بیشک وہ اس بات کا حقدار ہے کہ جن لوگوں
کیلئے یہ سب چیزیں خدا نے بنائی ہوئی ہیں وہ خدا کے شکر گزار بندے بنیں اور غفلت اور عامیانہ قبضہ بازی سے آئیں۔

علم الارض

سبحان الذی خلق الازواج مما تنبت الارض

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی روئیدگیاں مختلف قسم کی بنائی ہیں۔
زمین بھی عجیب چیز ہے یہ تو گویا کائنات کا گہوارہ ہے۔ انسان ہے تو زمین پر حیوان ہیں تو
زمین پر۔ نباتات ہیں تو زمین پر جمادات ہیں تو زمین پر۔ پہاڑ زمین پر اور دریا زمین پر۔
غرض زمین ہی ہے جس کی گود میں زمین پر کی ہر چیز پرورش پا رہی ہے۔

زمین کے بھی مختلف حصے میں اور مختلف خاصیت رکھتے ہیں۔ زمین ہی کے اقسام اور خواص میں جیسے انسانوں کی رنگت میں بھی فرق آجاتا ہے۔ پھول اور پھل میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ہوا و زمین کے اندر جو طاقت اور خاصیت ہے وہ عجیب طرح پر محیر العقول ہے اور خدا کی حکمتوں کی یاد دلا رہی ہے۔ زمین کے گز بھر حصہ کو لیلو اور دس طرح کے بیج ڈالدو۔ لیکن وہ ایسی امانتدار ہے کہ ہضم کرجانا تو کیا ایک سے دوسرے کو ملنے بھی نہیں دیتی۔ سب پودے الگ۔ سب کے پھول اور پھل جدا سب کی رنگت۔ سب کی ساخت اور سب کے مزے میں علیحدگی۔

زمین کو جنبش بھی ہوتی ہے۔ زلزلے بھی رونما ہوتے ہیں۔ اسکی آب و ہوا بدلتی رہتی ہیں۔ الغرض یہ عجوبۂ روزگار چیز انسان کے لئے بڑی نعمت اور بڑی بڑی نعمتوں کی حائل ہے۔ اس لئے طبقات الارض۔ خواص الارض اور علم الارض یقیناً علم نافع کے شمار میں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ قرآن مجید میں اس علم کی طرف بھی خاص توجہ دلائی گئی ہے کیونکہ نقشہ عالم کو بھی یہ سامنے لاکر نہیں رکھدیتا بلکہ انسان اپنی حقیقت کو یاد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ خدا کے سامنے سر جھکا دینے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

علم آب

هو الذی انزل من السماء ماء لکم منه شراب و منه شجر فیه تسیمون ۝

(اللہ وہ ہے) جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ جس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا جس سے درخت پرورش پاتے ہیں جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔

اسی پانی کے بارے میں ہے۔

ینبت لکم به الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات

فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون

(اس) پانی سے خدا تمہاری لئے کھیتی اور زیتوں اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ جو
لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں ایک بڑی نشانی ہے

اسی پانی کے متعلق ہے۔

الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من آیاتہ ان فی
ذالک لآیات لکل صبار شکور

کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ ہی کے فضل سے جہاز اور کشتی سمندر اور دریا میں چلتی ہے

قرآن مجید میں پانی کے متعلق کثرت سے آیات ہیں اور سب میں کچھ نہ کچھ بات ہے اگر اس کا
انصا کیا جائے تو علم آب کا ایک ذخیرہ جمع کیا جائے۔ چونکہ انسانی زندگی کا دار و مدار جن
جن چیزوں پر ہے ان میں سے پانی بھی بجائے خود ایک جزو اعظم ہے۔ سب کچھ ہو اور اگر پانی
نہ ہو تو ایک نہیں ہزاروں کام بند ہو جائیں۔ پیاس کا بجھانا ہی نہیں بلکہ غذا بھی مفقود ہو۔
زمین کے اندر جو پانی کا خزانہ موجود ہے وہ بھی ایک عجائب میں سے ہے جس طرح زمین
اعلیٰ درجہ کے پھل باغ کو معطر کرنیوالے پھول قوت بخشنے والی غذا فراہم کر دی ہے اسی طرح
اسکا پانی اچھالنا بھی عقل سے باہر کی بات ہے۔ زمین اور گلاب کا پھول۔ زمین اور سیب
انگور کے ذائقے۔ زمین اور شیریں و خوشگوار پانی۔ کیا انسان کیلئے غور و فکر کا سامان فراہم
نہیں کرتے یہی خاک تو ہے جس پر دامن سمیٹ کر بیٹھتے ہیں جس سے بچنا چاہتے ہیں جس کا تولہ بھر
بھی کھا نہیں سکتے مگر یہ کیا ہے کہ اسکے اندر صاف ستھرا اور لطیف پانی موجود ہے۔ اور کھود کر
کنوئیں اور نہریں اور باولیاں بنالیتے اور پانی کو ظاہر کر لیتے ہیں۔ لاریب کہ یہ بڑی آیات ہیں
ہیں جس سے خدا کے احسان و فضل کا تصور کرنا چاہئے اور سجدہ عبودیت میں جھک جانا چاہئے
ایک خاص وقت میں دو بوں کا ایک خاص شکل میں جمع ہونا اور اس میں سے پانی کا برسنا

دریا اور سمندر کے اندر پانی کی روانی اور پھر اس پر جہازوں کا چلنا۔ کیا پانی کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں کرتے۔

پانی کا غسل دریائی سے دواؤں کا تیار ہونا۔ اور پانی کے اجزا میں خود ایسا مادہ ہونا جو سو دواؤں کی ایک دوا ہے۔ لوگ دریافت کر چکے لیکن حکمت والے خدا نے معلوم نہیں انسان اور اس کی ضروریات کو کس کس طرح ان چیزوں میں جمع کر دیا ہے جس کو درحقیقت وہی بہتر جانتا ہے۔

پانی کی طاقت کوئی معمولی طاقت نہیں۔ آج اس کی طاقت سے بڑے بڑے کرشموں کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور ترقی میں اضافہ کا باعث بنا ہوا ہے۔

ہوا

وتصریف الریاح لآیات لقوم یعقلون

اور ہوا کے چلنے میں اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل والے ہیں

ہوا۔ ہوا کے اجزا۔ ہوا کے اقسام۔ ہوا کے اثرات۔ ہوا کا خلاو ملا میں ہر جگہ موجود ہونا ہوا کے ذریعہ انسان جو کچھ بھی بولتا ہے اور پھر دوسرے اُس کو سن لیتے ہیں ہوا یاد کو گویا دوبارہ کرتی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتیں جو معلوم ہیں ان سے کہیں زیادہ ابھی غیر معلوم ہیں۔ یقیناً زمین کیلئے بھی ہوا کی ضرورت ہے پہاڑ اور دریا کیلئے بھی۔ نباتات کے لئے بھی اور جمادات کیلئے بھی۔ الغرض غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ نظام عالم میں ہر چیز ایک دوسرے سے ربط خاص رکھتی ہے اور پہلی دوسری کے لئے ایسی ہی ضروری ہے جیسے دوسری پہلی کے لئے۔

ہوا کے پورے فوائد کا بیان کرنا گویا ہوا کو مٹھی میں بند کرنے کا مصداق ہے نفس کی آمد و شد قطعاً ہوا پر موقوف ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک سانس بھی ہوا کے بغیر ممکن نہیں۔ غذا نہ ملے تو چند گھنٹے برداشت کئے جا سکتے ہیں۔ پانی میسر نہ ہو جب بھی گھنٹہ بھر تکلیف کے ساتھ بسر ہو جائے لیکن دس منٹ بھی ہوا کے بغیر زندگی محال ہے۔

ہوا نہ ہو تو انسان گونگے اور بہرے ہو جائیں اور دنیا گونگوں اور بہروں کی دنیا بن جائے کیونکہ حقیقتاً مکبر الصوت یہی ہے نہیں بلکہ منہ سے بات نکالنا بھی ہوا پر ہی موقوف ہے۔

ہوا کائنات کے لئے یکساں طور پر عالمگیر ضرورت کی چیز ہے۔ خشکی و تری میں ہر جگہ اس کی احتیاج ہے۔ سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے انسان ہر آن ہوا کا محتاج ہے گویا ہر چیز ہر وقت ہوا میں ڈھکی ہوئی ہے اور ہوا سب کو محیط ہے۔

چونکہ ہوا کی ضرورت عالمگیر ضرورت تھی تو دیکھو کہ قدرت نے اس کو کس طرح خلاء و ملا میں بھر دیا ہے اور کتنی قیمتی چیز کو کس قدر مفت اور آسان کر دیا ہے سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ اللھم نحمدك و نشكرك

قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت رواں کے ذکر کو پڑھو اور غور سے پڑھو اور سر دار ا کھو کہ ہوائی جہاز جو آج ترقی یافتہ دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ ہے اس کا کس طرح سے اس میں ذکر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ موجد اس کے انجیل والے ہوں اور قرآن والے محروم رہیں۔

فرماں برداری پر نگاہ ڈالو۔ ارشاد ہے قلنا یا نار کونی بردا و سلما علے ابراھیم۔ سب کو معلوم ہے سب جانتے ہیں کہ آگ جلا دیتی ہے۔ لیکن جس خدا نے اس میں جلانے کی طاقت دی ہے وہی اس کو ٹھنڈک پہونچانے کا حکم بھی دیسکتا ہے اور مقناطیسیت کو بدل سکتا ہے تو اس کے اندر نافرمان اور غفلت شعار انسان کے لئے کوئی عبرت نہیں۔

علم آتش کو مدتوں کرنے والے دوزخ کی آگ پر کیا نگاہ ڈالیں گے اور کیا دنیا کو اس سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلائیں گے۔ وقنا ربنا عذاب النار

علم المعیشت

ولقد مکنا کم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش

ہم نے تم کو زمین کی رہائش دی اور اس میں تمہاری معاش کے سامان مہیا کیے

انسان کو زندگی کے لئے معاش اور وسائل معاش کی ہر طرف ضرورت نظر آتی ہے۔ لہذا ایسی ضروری شئے سے قرآن مجید کا بحث کرنا ضروری تھا۔ اس لئے تفصیلی طور پر اس پر بحث کی گئی یہاں تک کہ حرام و حلال کا بیان بھی کر دیا گیا۔ روحانی زندگی کے لئے بھی مادی کا زندگی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ مادیات کا تعلق جسم سے اور جسم کا تعلق روح سے ہے۔ اگرچہ براہ راست روح کی پرورش اور ترقی قرآن مجید کا مقصد ہے تا بالواسطہ مادیات سے بھی اس کا بحث کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو جائز اور حلال طریقہ پر تلاش معاش بھی ضروری ہے۔ کیونکہ

حق اللہ اور حق العباد کا پورا کرنا بہت کچھ اسی پر منحصر ہے۔ قرآن مجید اہل و عیال کی پرورش۔ زکات و خیرات کی ادائیگی پر زور دیتے ہوئے شہری زندگی کے لوازمات بتلاتا ہے۔ نہ کہ جنگلوں میں رہنے اور رہبانیت اختیار کرنے کو کہتا ہے۔

روٹی کا سوال انسانی زندگی کا اصلی مقصد نہیں۔ لیکن یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ روٹی کے بغیر زندگی بھی ممکن نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ زندگی برائے خوردن نیست مگر خوردن برائے زندگی سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ ہاں دنیا کو نہ تو جیفہ بنا لینا چاہئے اور نہ اس کے طالب کو کلاب ہو جانا چاہئے۔ غرض یہ ہے کہ روٹی کو انسان کے لئے ہونا چاہئے نہ کہ انسان کو روٹی کے واسطے۔ انسان کو روٹی کا بندہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ بندہ تو صرف خدا ہی کا ہونا لازم ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن

نے قماش و نقرۂ و فرزند و زن

چونکہ معاش کی مقدار اور ضرورت کی کوئی حد نہیں۔ اسی لئے سعی اور طلب کی بھی کوئی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ لہذا معاش اور کسب معاش کو عقلمند قرآن مجید کے بتلائے ہوئے اصول پر ہی پسند کریگا۔ علم المعیشت کو ان وجوہات سے اہمیت ہونی چاہئے تھی اور ہے۔ چاہے اناج پیدا کرنے کی طرح روپے اور نوٹ بنانا کوئی نہ جانتا ہو دار الضرب اور ایکسچنج کے قاعدے اور قانون سے ناواقف ہو مگر کون ہے جو کھانے پینے سے پرہیز کرے اور روپے پیسے کو ہاتھ نہ لگائے۔

معیشت کا علم دلچسپ اور مکمل علم ہے۔ اور ضروری اس قدر کہ ایک آدمی بھی اس کے نفع سے بچ نہیں سکتا۔ پیدا ہونے کے بعد سے مرنے تک معیشت

ہی ہے جو انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اسی لئے حکماً وابتغوا من فضل اللہ کا ارشاد ہے۔

آج مسلمانوں نے در اصل معیشت کے وسائل و ذرائع سے منہ موڑ لیا ہے اور بڑا غضب یہ ہے کہ اللہ کے ذکر سے بھی اعتراض کر لیا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ معیشت کی طرف سے بھی قابل رحم ان کی حالت ہو گئی ہے۔ ارشاد باری ہے۔ من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔

ریاضی

لتبتغوا فضلاً من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب

تاکہ معاش کی تلاش کرو اور برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو

قرآن مجید نے ضروریات انسانی کو گن گن کر بتلا دیا ہے اور کھول کھول کر سمجھا دیا ہے۔ پھر علم ریاضی جو نہایت کار آمد علم ہے اس سے کیونکر انسان کو تشنہ چھوڑتا۔ یہی سبب ہے کہ عرب والے جن کو سب سے پہلے قرآن پہنچا وہ اپنے وقت کے علم ریاضی میں استاد زمانہ ہوئے۔ مگر آج معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی کی موجودہ اولاد حساب کے نام سے گھبراتی ہے اور اسکول و کالج وغیرہ میں ان کا نام بدنام ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ اسلاف کو نہیں کاش قرآن مجید ہی کو دیکھتے جس کو یہ اپنی مذہبی کتاب کہتے ہیں تو معلوم ہوتا کہ وہ کس طرح سے اس علم کی تعریفیں

کرتا اور اُس کے حصول کی طرف ارشاد کرتا ہے۔

ریاضی نے دنیا کے اندر کیا انقلاب کر رکھا ہے اور اُس سے کیا فائدے اٹھائے جا رہے ہیں۔ دفاتر اور کارخانوں میں اُس کے کارنمایاں کہ کیا کیا ہوگا، ہیں، اُس پر غور سے نگاہ کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ترقی وتمدن میں اُس کا کیا حصّہ ہے۔

علم ریاضی سے انسانی کاروبار لین دین، خرید وفروخت۔ جو معمولی درجہ کی چیزیں ہیں وہ بھی اور جو آسمان وزمین کے قلابے ملاتے ہیں وجہ ہی اُس لائق ہیں کہ اُن سے اعتنا برتی جائے۔

تاریخ

لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب۔

بے شک اُن لوگوں کے حالات میں عقل والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔

قرآن مجید قوموں کے بننے اور بگڑنے کا حال موقع موقع سے بیان کرتا اور اکثر لوگوں کے حالات سے آگاہ کرتا ہے اور ایک سورہ کا نام ہی قصص ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کو احسن قصص کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قرآن مجید کا ان جستہ جستہ حالات کے بیان کرنے سے یہ مدعا ہے کہ ایک انسان دوسروں کے حالات سے جلد نصیحت پکڑتا اور فائدے اٹھاتا ہے۔

فنِ تاریخ کے تدوین کے لئے بھی یہی اسباب کارفرما ہوئے کیونکہ فطرتاً انسان باقی

رہنے کا خواہشمند ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے افعال اور اقوال کو بھی باقی رکھنا چاہتا ہے اس لئے اُس نے زبانی روایات مجسمے ۔ نقوش ۔ اور تحریر و تعمیر کے ذریعہ اس فن کی ضرورت کو ثابت کیا اس لئے رفتہ رفتہ علم تاریخ ایک مستقل فن بن گیا ۔ مگر انسانوں کی لکھی اور ترتیب دی ہوئی تاریخ میں جو نقص ہونا چاہیئے وہ موجود ہے ۔ برعکس اس کے قرآن مجید اس سے صحیح معنوں میں سبق آموز اور عبرت آموز ہے ۔ ارشاد ہے ۔

اولم یسیروا فی الارض فیکون لہم قلوب یعقلون بہا و اذان یسمعون بہا

یہ لوگ زمین پر کیوں چلتے پھرتے نہیں تاکہ ان کے قلوب انجام کار کو سمجھتے اور ایسے کان ہوے کہ ان کے ذریعہ نصیحت کی بات سنتے ۔

قرآن مجید کے شروع سے اخیر تک تلاوت کی جائے اور قرآنی روایات اور اُن کے مواقع کو نگاہ رکھتے ہوئے قلمبند کیا جائے تو بجائے خود تاریخ اور فن تاریخ کا اچھا خاصہ مجموعہ تیار ہو جائے ۔

مندرجۂ بالا آیت شریف میں غور سے دیکھنا چاہیے کہ فن تاریخ پر کس طرح زور دیا جا رہا ہے ۔ لیکن غرض و غایت البتہ عام امور معمولی نہیں بلکہ بہت اعلیٰ اور ارفع ہے اور حقیقت میں فائدہ بھی ایسی صورت میں ممکن ہے ورنہ نری کہانی اور سنین ماضیہ کے رٹ لینے سے کیا ہو سکتا ہے ۔ اور سچ تو یہ ہے کہ سنے سنائے قصے جن کو زمانہ تاریخ کہتا ہے اگر اصلی فائدے سے خالی ہوں تو پھر اس کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے

جغرافیہ

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم کانوا اشد منھم قوۃ واثاروا الارض وعمروھا واکثرمما عمروھا۔

کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں دیکھتے کہ اُن سے پہلوں کی حالت اور انجام کیا ہوا۔ وہ ان سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور زمین پر نشانیاں چھوڑیں اور اس کو آباد کیا اور بہت آباد کیا

تاریخ اور جغرافیہ میں بہت زیادہ فرق نہیں۔ ایک شخص سے قوم۔ ملک کے حالات اور واقعات معلوم ہوتے ہیں تو دوسرے سے اُن کی نوعیت عادات اور خصائل پیداوار آب وہوا دریا پہاڑ وغیرہ کے علم پر روشنی پڑتی ہے۔ حدود ارضی صنعت وحرفت وغیرہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ تاریخ کتاب ہی تک ہے اور اس کا علم کتاب اور نقشے کے ذریعے سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں جغرافیائی حالات کی بھی کمی نہیں۔ جہاں جہاں آیات کا لفظ آیا ہے اس سے جغرافیہ ہی مراد ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس علم سے بھی تہذیب وتمدن میں مدد ملتی ہے اور اس سے بھی خدا کی قدرت یاد آتی ہے

سیاحت

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدء الخلق

(اے پیغمبر) کہدو کہ اے لوگو زمین کی سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ خدا نے کس طرح خلقت کی ہے

سیاحت کے ذریعہ معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا جاتا ہے۔ تجربے حاصل ہوتے ہیں انسان

اپنی زندگی میں ایک نتیجہ خیز بات کا اضافہ کرتا ہے۔

قرونِ اولٰے کے مسلمانوں نے جس طرح قرآن مجید کے ہر حکم کو اللہ کا حکم سمجھکر پورا کیا اسیطرح اسی آیت شریف پر عمل کرکے اپنا اسوۂ حسنہ یادگار چھوڑا۔ سیاحت ہی کے ذریعہ سے انہوں نے تجارت بھی کی قوموں کے اندر حق کی تبلیغ بھی کی اُن کو حکومت الٰہی۔ عبدیت الٰہی اور محبت الٰہی کی دعوت بھی دی۔ ہندوستان۔ آفریقہ چین اُن کی سیاحت کے گواہ ہیں ورنہ یہاں مسلمانوں کا نام ونشان بھی نہ ہوتا۔

سیاحت سے ایک قسم کی بصیرتِ خاص بھی حاصل ہوتی ہے۔ اسلیے قرآن مجید اس پر جابجا زور دیتا ہے انسان اپنے ہی شہر اور گاؤں میں سہی لیکن صحیح معنوں میں سیاحت کے مفہوم کو ادا کرے تو فائدے سے خالی نہیں ملک ہندوستان میں شہر آگرہ کے اندر شاہجہاں بادشاہ نے اپنی بی بی کے مرنے کے بعد اسکی یادگار میں فن تعمیر کا نادر شاہکار چھوڑا ہے مشہور ہے کہ ایک یورپی سیاح اپنی میم کے ہمراہ اسکے دیکھنے کو آیا۔ اور جب سیر کرکے واپس ہوا تو اپنی بی بی سے پوچھا کہ بتاؤ تم نے اس عمارت کو کیسا پایا۔ بی بی نے جواب دیا کہ اور تو میں زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی مگر ہاں اتنا کہتی ہونگی اگر تم وعدہ کرو کہ تم بھی میری قبر پر ایسا روضہ بنا دوگے تو میں ابھی اسی وقت مرنے کو تیار ہوں۔

قرآن مجید اتنے ہی پر بس نہیں کرتا بلکہ وہ دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ پیش کرتا ہے اور عاقبت کی زندگی کی طرف متوجہ کرتا ہے اور بے معنی سیاحت سے تو بیزاری کا اظہار کرتا ہے ارشاد ہے۔ یمرون علیہا وھم عنہا معرضون۔

تجارت

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (ایام حج) میں بھی اپنے رب کے فضل (تجارت) سے فائدہ اٹھاؤ

حج اسلام کا ایک بڑا رکن اور بڑا مقدس فرض ہے۔ آیت شریف کا ٹکڑا اسی موقع کیلئے ہے مگر تجارت سے روکنا تو درکنار بلکہ ایک طرح سے کہتا ہے کہ مسلمانوں بغیر اس عبادت کی ادائیگی میں بھی حلال روزی کے لئے تجارت میں فائدہ اٹھانا چاہئے اس کے علاوہ تری اور خشکی کا سفر چوپاؤں اور کشتی کے ذریعہ تجارت کا ذکر قرآن مجید میں جسقدر ہے ظاہر ہے۔ وہ بھی اسی کے لئے ہے اور کیوں نہ ہوتا کہ انسان تہذیب و تمدن کیلئے۔ دینا اور دین کے لیے تجارت کے علم و فن کی ضرورت تھی۔

انسان مختلف چیزوں کا ضرورتمند ہے اور ہر چیز کو خود تیار نہیں کر سکتا مختلف لوگ مختلف چیزوں کو تیار کرتے اور پھر ایک دوسرے سے تبادلہ کی صورت میں اختیار کر لیتے ہیں یہیں سے تجارت اور تجارت کے فن کا آغاز ہوتا ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت فرمائی۔ صحابہ کرام عموماً کاروباری زندگی بسر کرتے تھے۔ پاک اور حلال تجارت کی جس طرح کمی نہیں اسی طرح اسکے منافع کی بھی حد نہیں۔ اس لئے قرآن مجید کو اس کے معاملے میں بھی رہنمائی کرنی تھی اور کی۔

قرون اولی کے مسلمان جو قرآن کے حکم پر ایمان و یقین رکھتے تھے اور اس کی بجا آوری انکی زندگی کا نصب العین اور دستور العمل تھی۔ ان کے خلف کو دیکھنا چاہئے کہ وہ خود کیا کر رہے ہیں۔ آج یہ افسوسناک امر ہے کہ یہ چیزیں تو تمام دنیا کی استعمال کرنا چاہئے

ہیں لیکن خود اُس کے موجد اور تاجر بننا نہیں چاہتے۔ یہ طرح طرح سے غلامی کیلئے وقف
ہو کر جو کچھ حاصل کرتے ہیں وہ غیر اقوام کے تاجروں کو اور موجدوں کی نذر کر دیتے ہیں
آہ! کہ ان کے گھروں میں مفلسی برس رہی ہے۔ نہ ان کے پاس ظاہر غنا ہے اور نہ
دل غنی لیکن جنکو قرآن نے مسلمان بنایا تھا انکو غنائے قلب بھی حاصل تھا اور ان کے
گھر بھی اشرفی اور روپے سے بھرے ہوئے تھے۔ انکی اولاد اور اُن کے تمام کنبے والے
خوشحال تھے اور خوشحالی میں بسر کرتے تھے۔ لہذا دین کی خدمت بھی آسانی کے ساتھ
انجام دیتے تھے۔ ان میں سے چند کے احوال سننے کے قابل ہیں۔

زراعت

كزرع اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع

جیسے کھیتی کہ اُس نے اپنی سوئی نکالی پھر اُس نے اُس کو قوی کیا پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے
تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی

زمین مختلف طریقوں سے سونا اگلتی ہے لیکن سب سے زیادہ زراعت سے فائدہ بخشتی ہے
جس سے امیر ہو یا غریب سب کو واسطہ ہے۔ محنت توکل خدا کی رحمت کا بھروسہ کسان کی
ہستی میں تلاش کرنا چاہیے چلچلاتی دھوپ۔ کڑکڑاتا جاڑا۔ گرجتا بادل۔ چمکتی بجلی
اور برستا پانی سب کچھ کسان کے سر پر سے گزر جاتا ہے۔ توکل یہ کہ گھر میں سے حفاظت سے
رکھے ہوئے بیج کو نکال کر خدا کے بھروسے پر کھیتوں میں ڈال آتا ہے۔ اور خدا کی رحمت کا
بھروسہ ایسا کہ چاہے بارش نہ ہو لیکن اپنی محنت اور اپنے عمل سے باز نہیں آتا۔
سواتی کا پانی اگر صدف میں موتی بنتا ہے تو پسینہ کا پہلا قطرہ کسان کے جسم میں

روح کو بالیدہ کر دیتا ہے۔ گھنگھور گھٹا گھر کر آئے تو ادھر جنگل میں مور ناچتا ہے اور ادھر کسان جھومتا ہے۔

زراعت اور کسان ہی ہے جس کی محنت کا پھل سڑکوں پر۔ بازاروں میں۔ بر کالوں میں یا ور چیخانوں میں امارت میں۔ شاہی خزانوں میں اور شاہی تاج و تخت میں نظر آتا ہے۔ موٹر میں بیٹھنے والے ریل کے فرسٹ کلاس میں سفر کرنے والے ہوٹلوں اور کلبوں میں مزے اڑانیوالے۔ بڑی بڑی تنخواہیں پانیوالے تم غور کرو گے کہ معلوم ہو جائیگا کہ اصل میں غریب کسان ہی کے سر من منت ہیں۔

حلال روزی کے حصول کیلئے سب سے زیادہ آسان اور عمدہ شئے زراعت ہی ہے ہندوستان ایک زرعی ملک ہے یہاں ایک قوم ہے جسکو تری کہتے ہیں وہ صرف اتنی زمین کا انتخاب کر لیتے ہیں جسکو صرف اپنی اور اپنے کنبے کی محنت سے آباد کر سکیں چنانچہ ہر موسم کی چیز پیدا کرتے اور عموماً خوشحالی سے بسر کرتے ہیں۔ بہر حال زراعت کا بھی ایک مستقل علم ہے اور قرآن مجید اس کی نہایت شاندار الفاظ میں تعریف کرتا ہے۔

صنعت و حرفت

ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء ۰

ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا بیان ہے

قرآن مجید میں ہر قسم کی دستور صنعت و حرفت کا کسی نہ کسی عنوان سے ذکر ہے۔ کہیں حدادی کا ذکر ہے تو حیاطی کا کہیں کپڑا بننے اور سوت کاتنے کا تذکرہ ہے تو کہیں جہاز سازی وغیرہ کا۔

علم ہیئت

تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً وجعل فیہا سراجاً و قمراً منیرا

بابرکت ہے وہ ذات جسنے آسمان میں برج بنائے اور جس میں چمکتا ہوا سورج اور روشن چاند بنایا۔

انسان جس قدر مادی ترقی کر سکتا ہے اس سے زیادہ روحانی ترقی کے منازل طے کر سکتا ہے یہ جسطرح جسم کا مالک ہے روح بھی رکھتا ہے بلکہ اصل وہی ہے زمین اور زمین سے متعلق کچھ فائدے کی چیزیں تھیں اور ان کے اندر معرفت الٰہی کے کچھ کم اسباب مہیا نہ تھے۔ مگر قرآن مجید نے کہا تھا کہ آسمان اور زمین کی سب چیزیں انسان کیلئے مسخر کر دی گئیں ہیں تو اس کا ثبوت بھی ملتا تھا۔ لہذا علم ہیئت اسی لئے ہے اور اسکی گواہی کیلئے یہ آیتیں کافی ہیں۔

اولم یروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمتہ ظاہرۃ وباطنۃ۔

کیا اس پر نگاہ نہیں کرتے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر بہا دی ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہے۔

افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینھا وزینھا وما لھا من فروج

کیا آسمان کی طرف نظر کر کے نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا اور اسکو زینت دی اور اس میں کوئی دراڑ نہیں

یہ اور اس طرح کی سیکڑوں آیتیں ہیں جنمیں قرآن مجید فلکیات سے بحث کرتا ہے اور علم ہیئت کی ضرورت کو جتلاتا ہے۔ خدارا اب کوئی بتائے کہ جب آسمان و زمین کی ہر نعمت اور ہر علم و فن کیطرف قرآن مجید رہنمائی کرنیوالا ہے تو پھر کمی کیا باقی رہگئی۔ پھر کیا سبب ہے کہ مسلمان جو اپنے کو قرآن والی قوم کہتے ہیں وہ علوم و فنون مختلف میں ساری زمانے اور ساری قوموں کے اوستاد نہیں بن جاتے۔ فقط

مصلح

ابو محمد مصلح

جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ سے سلسلہ اشاعت قرآن انشاء اللہ بچوں کی تفسیر
کی صورت میں شائع ہوگا جس کی تعداد تقریباً ہزار صفحات مع جلد ہوگی
اس لیے تاخیر ہوگی ناظرین اطمینان رکھیں۔

یہ ایک نئے قاعدے کی تفسیر ہوگی اور بالکل نئے اصول پر تیار ہوکر ملک
کے ہر گوشہ میں اشاعت پذیر ہوگی۔ مخیر اہل قوم یکمشت دے دے کر اپنے
اپنے شہر میں بچوں کو مفت دیں اور اس طرح قرآن مقدس کے علم
عمل کے عام کرنے میں امداد فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر دارین کا کوئی
کام نہیں۔

میری التجا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر بچوں کی تفسیر کو قبول
عطا فرمائے اور مسلمانوں کی آئندہ نسل علمبردار قرآن بنکر روئے زمین
حکومت الٰہی عبادت الٰہی اور محبت الٰہی کا دور دورہ فرمائے آمین

ناچیز
مصلح
ابو محمد